منفرد تہذیبی اور علمی روایات

اداریہ

دسمبر کے مہینے میں مغربی ہندوستان کی ریاست گوا میں ''گوا آرٹس اینڈ لٹریری فیسٹول'' کے تحت فن اور ادب کے حوالے سے ایک بین الاقوامی تقریب منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں ادیبوں اور فنکاروں نے شرکت کی۔ تقریب کا ایک اہم جُز ''شوکیس فار کشمیر'' رہا۔ فیسٹول کی افتتاحی تقریب سے وزیر اعلیٰ جناب عمر عبداللہ نے خطاب کیا۔ ریاست، خصوصاً کشمیر کا خطہ مختلف تہذیبوں اور روایات کی اہم آماجگاہ رہا ہے جس نے زمانۂ قدیم ہی سے سیاحوں، محققوں، ادیبوں، صوفی سنتوں اور پیشہ ورانہ افراد کو اپنی طرف راغب کیا۔ ان اصحابِ کمالات نے اپنے علم و فن سے اس خطے کے تمدن پر خوشگوار اور دیرپا اثرات مرتّب کئے ہیں۔ بدھ مت، ہندو دھرم اور اسلام نے یہاں کی ثقافت کو مالا مال کیا ہے۔

علمی محاذ پر ہمارے ادیبوں اور شاعروں نے اپنی انفرادیت اور کمالِ فن کے پرچم گاڑھ دیئے ہیں۔ ابھینو گپت، کھمیندر، بلہن، للہ دید، شیخ العالمؒ، شیخ یعقوب صرفی، اکمل الدین بیگ خان بدخشی، ملا محسن فانی اور غنی کشمیری جیسی نابغۂ روزگار شخصیات نے علم و فن کی دنیا میں اس سرزمین کا نام دُنیا میں روشن کیا۔ یہ بات عیاں ہے کہ برصغیر کی طویل ترین یعنی پانچ ہزار سال کی تاریخ منضبط کرنے کا سہرا کلہن کے سر ہے یا پھر یہ کہ چھٹی۔ ساتویں صدی عیسوی میں رقم کی گئی نیل مت پوران قدیم ترین تحریری تاریخی ماخذوں میں سے ہے۔ قدیم کشمیر تشنگانِ علم کے لئے ایک پسندیدہ مقام رہا ہے جو دُنیا کے اطراف سے اس ''ودیا پیٹھ'' کا رُخ کرتے تھے۔ یہاں کی شاردا پیٹھ شمالی ہندوستان کی مقبول ترین نالندہ دانش گاہ کی طرح چہار دانگ عالم میں مشہور تھی، کشمیر کو علمی لحاظ سے جو فضیلت حاصل رہی ہے اُس حوالے سے کہا جاتا ہے کہ جنوبی ہندوستان میں طالبِ علم فارغ التحصیل ہو کر کشمیر کی طرف رُخ کر کے احتراماً چند قدم چلتے تھے۔ یہ اسی علمی فضیلت کا نتیجہ ہے کہ ہندوستان کے نامور سمراٹ کنشک نے چوتھی عالمی بودھ کانفرنس یہیں منعقد کی تھی۔ اس کانفرنس کا محاصل تانبے کے کتبوں پر کندہ کر کے زیرِ زمین محفوظ کیا گیا۔

قدیم کشمیر کی طرح عہدِ وسطیٰ کا کشمیر بھی علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے۔ اس دوران یہاں جہلم کے کنارے علم و ادب کی محفلیں سجتی تھیں جن میں ادب، فلسفہ اور تمدن کے موتی پروئے جاتے تھے۔ چودھویں صدی عیسوی میں کشمیر میں اسلام کی آمد نے علم و فن کو ایک جِلا عطا کی۔ اس زمانے میں لل دید اور شیخ العالمؒ ادبی منظرنامے پر چھائے رہے۔ علمی آسمان پر شیخ یعقوب صرفی جیسے جیّد عالم نے جنم لیا جن کی نگارشات بغداد کے مشہورِ زمانہ مدرسۂ نظامیہ کے نصاب میں شامل تھیں۔ غنی کشمیری نے فارسی شاعری کو وہ مقام عطا کیا کہ اُس وقت ایران کے تاجر کشمیر سے واپسی پر اُن کے اشعار تحفتاً اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ یہ وہ دور تھا جب کشمیر میں تواریخ نویسی بھی ایک مکمل فن کا درجہ حاصل کر چکی تھی۔

علم و فن کے حوالے سے جو بلند مرتبت شخصیات اس سرزمین نے پیدا کیں اُن کی تابنا کی سے نہ صرف ہمارا ماضی منوّر ہے بلکہ حال بھی فیض حاصل کر رہا ہے۔ کشمیر کا انمول علمی ورثہ نسل در نسل منتقل ہوتا رہا ہے۔ اس دوران سنسکرت، فارسی، اردو اور کشمیری میں علم و ادب کے بے شمار شہکار سامنے آئے۔ صدیوں سے روشن اس علمی قندیل کی لو برابر ضُو فشاں ہے۔ عصرِ حاضر میں جبکہ انگریزی ایک بین الاقوامی زبان کی حیثیت اختیار کر چکی ہے یہاں کا ادیب، شاعر اور قلمکار آہستہ آہستہ اس زبان میں بھی اپنے آپ کو عالمی سطح پر منوا رہا ہے۔ اِدھر کچھ برسوں میں ہمارے نوجوان ادیبوں نے انگریزی زبان میں ایسی تخلیقات پیش کیں ہیں جنہیں بین الاقوامی سطح پر پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے آج کل جس Alternate Space کا چرچا ہے اُس پر بھی ہماری نئی نسل اپنی نگارشات کی وساطت سے چھائی ہے۔ یہ یقیناً ایک خوشگوار اور قابلِ فخر بات ہے۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

ریاست تمدنی میراث کا ایک بیش قیمتی گہوارہ ہے............وزیر اعلیٰ

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ ہماری ریاست متنوع تمدن کی ایک جیتی جاگتی علامت اور عظیم میراث کا گہوارہ ہے جس کو اُجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ ۱۹ر اکتوبر ۲۰۱۲ء کو ممبر پارلیمنٹ ڈاکٹر کرن سنگھ کے ہمراہ جھیل ڈل کے کنارے انڈین سینٹر فار کلچرل ریلیشنز کی کشمیر شاخ کا افتتاح کرنے کے بعد ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کشمیر مہمان نوازی، بھائی چارے، قدرتی حسن اور رنگارنگ تمدنی ورثے کی ایک روشن علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کے اس پہلو کو مسخ کرنے کے لئے جو کوششیں کی گئیں ان کے باوجود یہ وقت کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر اور زیادہ مضبوطی کے ساتھ اُجاگر ہوا ہے۔ عمر عبداللہ نے اُمید ظاہر کی کہ سرینگر میں آئی سی سی آر کا دفتر فنکاروں اور ہنر مندوں کے لئے سود مند ثابت ہوگا اور اس سے یہاں کے تمدنی ورثے اور فنون کی مختلف جہتوں میں فروغ دینے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ سرینگر میں فنکاروں کے لئے ایسے مرکز کی ضرورت تھی اور اس سلسلے میں یہاں کے فنکار اس سہولت سے محروم تھے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے پہلے وزیر تعلیم مولانا عبدالکلام آزاد نے ۱۹۵۰ء میں آئی سی سی آر کی بنیاد ڈالی تھی تاکہ دیگر ممالک کے ساتھ بھارت کے تمدنی رشتوں کو تقویت دی جا سکے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت ریاست کے تمدن اور رنگارنگ میراث کو فروغ دینے کی طرف خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فنکاروں اور دیگر ہنر مندوں کی فلاح کے لئے حکومت کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ''تہذیب محل'' تعمیر کرنے کی منظوری دے دی ہے اور جے کے پی سی سی سے کہا گیا ہے کہ وہ اس شاندار پروجیکٹ کے لئے تعمیراتی کام شروع کرے جس سے تمدن اور فنون کے مداحوں کو اپنی فنکارانہ صلاحیت کا مظاہرہ کرنے کا موقعہ ملے گا۔ اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے آئی سی سی آر کے صدر ڈاکٹر کرن سنگھ نے کہا کہ آئی سی سی آر عالمی سطح پر یہاں کے تمدنی ورثے کو اُجاگر کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر بذاتِ خود ایک عظیم اور متنوع ورثے کا گہوارہ ہے جس میں مختلف طبقوں کے لوگ صدیوں سے سازگار ماحول میں آپسی میل جول سے زندگی گزار رہے ہیں۔ اس موقعہ پر وزیر برائے سیاحت و تمدن نوانگ رگزن جورا نے کہا کہ کشمیریت، جموں، کشمیر اور لداخ کی تمدنی ورثے کی ایک جیتی جاگتی علامت ہے اور ریاست کے مختلف حصوں میں رہنے والے لوگ صدیوں سے بھائی چارے اور میل میلاپ کے ماحول میں سانس لے رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کے مشیر مبارک گل، سیاحت و تمدن کے وزیر مملکت ناصر اسلم وانی، ڈویژنل کمشنر کشمیر اصغر سامون اور قلمکاروں، فنکاروں اور ممتاز شہریوں کی ایک کہکشاں اس موقعہ پر موجود تھی۔

❀❀❀

اکیڈیمی کی طرف سے سیاحتی مقامات پر ''دھنک رنگ'' تقریبات

لوک موسیقی کے رنگوں کی بہار، سرکردہ فنکاروں نے اپنے فن کا جادو جگایا

ریاست میں لوک موسیقی اور فوک تھیٹر کو فروغ دینے کی کوششوں کے سلسلے میں اکیڈیمی نے اکتوبر میں ''دھنک رنگ'' کے نام سے ایک میوزک فیسٹول کا اہتمام کیا۔ یہ فیسٹول مقامی شیدائیوں کے ساتھ ساتھ سیاحوں کے لئے بھی خاصا دلچسپ ثابت ہوا جس میں سرکردہ لوک فنکاروں اور بعض فوک تھیٹروں سے وابستہ فنکاروں نے کشمیری موسیقی کے مختلف رنگ پیش کئے۔ اس فیسٹول کا آغاز شہرۂ آفاق ڈل جھیل کے کنارے زبرون پارک، مانسبل کے پُر فضا مقام، گلمرگ، کوکرناگ، نگین کلب اور ایس۔ کے۔ آئی۔ سی۔ سی میں مرحلہ وار طور پر ہوا۔ جن میں عبدالرشید حافظ، عبدالغفار کانہامی، عبدالسلام کیموہ، نیشنل بھانڈ تھیٹر واہتھورہ سے وابستہ لوک کلاکاروں، غلام محمد آہنگر، منظور احمد شاہ، محمد یوسف ژاری، غلام محمد کیموہ، مانسبل فوک تھیٹر اور دیگر فنکاروں نے شرکت کی۔ فیسٹول کا اختتامی پروگرام ایس کے آئی سی سی سرینگر میں ہوا جس میں وزیر مملکت برائے سیاحت و ثقافت ناصر اسلم وانی مہمانِ خصوصی تھے۔ پروگرام میں وحید جیلانی، قیصر نظامی، قاضی رفیع، شیام ساجن، منیر احمد میر اور دیپالی واتل نے مدعو سامعین کے رُوبرو کشمیری اور اُردو غزلیں پیش کیں۔ اس موقعے پر وزیر مملکت ناصر اسلم وانی نے اکیڈیمی کو فیسٹول کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی اور فن کی مختلف نہجوں کی مزید نشوونما کی ضرورت پر زور دیا۔

❀❀❀

فیڈبیک

دیدہ زیب اور دلکش ''ثقافت''

۱۴ر نومبر ۲۰۱۲ء

محبی خالد بشیر صاحب

سلامت رہے۔

اکیڈیمی کے خبر نامہ ''ثقافت'' کی اشاعت پر ذاتی طور پر آپ کو مبارک باد پیش کر چکا ہوں۔ میری نظروں میں اکیڈیمی نے پہلی بار ایک ایسا خبر نامہ شائع کرنے کا آغاز کیا ہے جو ظاہری اور معنوی دونوں لحاظ سے بے حد دیدہ زیب اور دلکش ہے۔ اس میں آپ نے جس طرح اکیڈیمی کی سرگرمیوں کا کلی طور پر احاطہ کیا ہے وہ ہر اُس شخص کے لئے مفید اور معلومات افزا ثابت ہوسکتا ہے جسے اکیڈیمی کی کارکردگی سے براہِ راست آگاہی حاصل نہ ہو۔

میری گزارش یہی ہے کہ ''ثقافت'' انتہائی پابندی کے ساتھ مقرر تاریخ پر شائع ہوتا کہ اس کا مثبت اثر قارئین کے ذہنوں سے زائل نہ ہو۔

والسلام

غلام نبی خیال۔ سرینگر

فرحت و انبساط کی لہر

۲۵ر نومبر ۲۰۱۲ء

مکرمی تسلیم! السلام علیکم!

''ثقافت'' کا پہلا شمارہ دیکھ کر فرحت و انبساط کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ نقشِ اول ہی انتہائی جاذبِ نظر اور خوبصورت ہے۔ خبروں کا انتخاب قابلِ ستائش ہے۔ ترتیب و تہذیب میں شائستگی اور جذبۂ خلوص و محبت کی عکاسی ملتی ہے۔ اس خوبصورت سلسلے کے آغاز سے ریاست کے علمی اور ادبی حلقوں کو اکیڈیمی کی کارکردگی کے بارے میں جانکاری ملتی رہے گی۔

میری جانب سے نیک خواہشات!

نور شاہ

صدر اُردو اکادمی، جموں و کشمیر

اکیڈیمی کی سرگرمیاں قابلِ تعریف

کپواڑہ/۱۰ر دسمبر ۲۰۱۲ء

آداب!

شوقِ خدمتِ لوح و قلم نے آخر آپ کو اکیڈیمی کے خبر نامہ ''ثقافت'' کا اجراء ممکن بنا کر ہی آرام کا سانس لینے دیا۔

رنگ کا ذکر چلا تو ''ثقافت'' کے رنگ ہائے حسین و جمیل دل کو لبھانے اور ذوقِ جمال کو تشفی دینے کا باعث بننے لگے۔ رنگ سے میری مُراد بوقلمونی ہے۔ اکیڈیمی کی سرگرمیاں متنوع اور جامع ہوتی ہیں جن کا احاطہ ''ثقافت'' میں ہونا مقصود ہے۔ شرط یہ ہے کہ آپ کسی تعصب کے شکار نہ ہوں یعنی بعض سرگرمیوں کے تئیں آپ زیادہ سرگرم دکھائی دیں اور بعض کو ان سنی کر دیں۔ یہ گستاخی اس لئے کر رہا ہوں کہ حسبِ روایت اکیڈیمی اپنی سرگرمیاں اپنے دفتر سے باہر دور دیہات تک پھیلانے کی پابند ہے۔ امید ہے کہ آپ اس خول سے باہر نکلنے کی سعی فرمائیں گے۔

خلوص کیش

محمد یوسف مشہور

ثقافت کی عکاسی

مکرمی تسلیم!

جموں و کشمیر کے تینوں خطے جغرافیائی، سماجی، لسانی اور ثقافتی لحاظ سے ایک ہی ریاست کے تین انگ ہونے کے باوجود بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اب جو چیز ان تینوں خطوں کو ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں جوڑ دیتی ہے، وہ ہے جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز اور اُردو زبان۔ اگر اُردو زبان ہماری سرکاری اور عوامی رابطے کی زبان نہ ہوتی تو نہ جانے ہم ایک دوسرے سے کتنے دُور ہوتے۔

کلچرل اکیڈیمی نے ریاستِ جموں و کشمیر کے ادب اور ثقافت کو فروغ دینے یا اس کی ترجمانی کرنے کے لئے ۱۲ر صفحات پر مشتمل دو ماہی خبر نامہ ''ثقافت'' کے عنوان سے جاری کیا، جس کا پہلا شمارہ (ماہ: ستمبر، اکتوبر ۲۰۱۲ء) منظرِ عام پر آنے سے ریاست کے ادبی و ثقافتی حلقوں میں زبردست خوشی کی لہر دوڑنے لگی۔ یہ خبر نامہ خالص اُردو زبان میں ہے لیکن اس میں یہاں کی تمام مقامی زبانوں اور ان زبانوں سے وابستہ لوگوں کے کلچر کی خوب سے خوب تر عکاسی کی گئی ہے۔ سرکاری، نیم سرکاری اور غیر سرکاری طور پر ادب اور کلچر سے وابستہ انجمنوں کی پیش رفت، تاریخ کے جھروکے، اہم شخصیات کا تذکرہ، مختلف ادبی رپوتاژ، ادبی سُرخیاں، ہمارا ورثہ، ادب کے تئیں سرکار کے منصوبے، غرض یہ کہ ہماری اس ریاست کے مختلف رنگ اس خبر نامے میں ہمیں دیکھنے کو ملتے ہیں۔

ہمیں پوری اُمید ہے کہ ''ثقافت'' کا ہر شمارہ ایک سے بڑھ کر ایک ہوگا۔

ڈاکٹر محی الدین زور کشمیری

اسسٹنٹ پروفیسر، اُردو، محکمہ اعلیٰ تعلیم

بڑا ہی خوش آئند قدم

تسلیمات!

یوں تو جموں و کشمیر سے بہت سارے اخبارات، خبر نامے شائع ہوتے رہتے ہیں، خاص کر اُردو صحافت میں ہم آبادی کے تناسب سے اول نمبر پر ہے لیکن ادب اور ثقافت کے لئے (سوائے چند اخبارات کے) اِن میں بہت کم مواد ملتا ہے۔ ہماری اس تشنگی کو دور کرنے کے لئے جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز کا خبر نامہ ''ثقافت'' بڑا ہی خوش آئندہ قدم ہے جس کے لئے متعلقہ شعبے کے اہلکار مبارک باد کے مستحق ہیں۔

پہلے ہی شمارے کا Getup اور اس میں شامل تمام مواد کو جس کرینے سے سجایا، سنوارا اور سمایا گیا ہے، تجربہ کاری اور اپنے کام سے اُن کی بے لوث لگن کا بین ثبوت ہمیں فراہم کرتا ہے۔

دُعا ہے کہ ''ثقافت'' اس ریاست کے تینوں خطوں کے ادب اور کلچر کی ترجمانی کر کے یہاں آپسی بھائی چارہ اور یگانگت بڑھانے کے لئے صدائے جرس کا کام دے گا۔

گلشن عبداللہ

دارالادب فراش گنڈ، بڈگام